کتب خانہ



Rampur State Gazette.

اسٹیٹ گزٹ رامپور

بحکم بندگان اعلیحضرت حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

نمبر ۱۵ | مطبوعہ روز شنبہ بتاریخ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۲ اپریل ۱۹۴۱ء | جلد ۲۱

حصہ اول

احکام اجلاس ہمایوں اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

آرڈران کونسل - رامپور اسٹیٹ

احکام اجلاس ہمایوں اعلیٰحضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالہم وملکہم

حکم

واقع ۸/ اپریل ۱۹۳۱ء

بموجب رپورٹ سید عنایت علی کا تقرر بسکنڈ رامپور مرتضیٰ انفیمرئی میں بطور کیڈٹ منظور ہے۔ سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ آرڈر جاری کیا جائے۔

دستخط اعلیٰحضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالہم وملکہم

اعلیٰحضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالہم وملکہم

بعرض — میرساند

جناب عالی

سید عنایت علی ولد سید محمد علی ساکن رامپور نے کیڈٹ شپ کے لئے درخواست پیش کی ہے۔ مسلم یونیورسٹی علیگڈھ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے۔ میڈیکلی فٹ ہیں۔ تو تجویز مستدعی ہے کہ سید عنایت بسکنڈ رامپور مرتضیٰ انفیمرئی میں کیڈٹ مقرر کئے جانے کی منظوری پیشگاہ ہمایون سے شرف نفاذ پائے

زیادہ حد ادب۔ دولت و اقبال جاوید باد

عرضی — تجویزانہ دستخط عالیمرتبت صاحب ملٹری سکریٹری بہادر
معروضہ ۸/ اپریل ۱۹۳۱ء

حکم

واقع ۸/ اپریل ۱۹۳۱ء

بموجب رپورٹ عالی مرتبت صاحب ریونیو منسٹر بہادر کو کل کو آپریٹو سوسائٹی ہائے ریاست کا رجسٹرار مقرر کیا جانا منظور ہے۔ سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔

دستخط اعلیٰحضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالہم وملکہم

اعلیٰحضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالہم وملکہم

بعرض — میرساند

جناب عالی

عالیمرتبت صاحب ریونیو منسٹر بہادر کی تجویز ہے کہ قانون کو آپریٹو سوسائٹی ہائے ریاست رامپور ۱۹۳۰ء کا نفاذ ہوچکا ہے۔ لیکن اسوقت تک تحت دفعہ (۳) قانون مذکور کسی رجسٹرار کا تقرر نہیں ہوا ہے۔ جو رجسٹری اور کو آپریٹو سوسائٹیوں کے کام کا انتظام اور نگرانی کرے۔ لہذا انہیں کل کو آپریٹو سوسائٹی ہائے ریاست کا رجسٹرار مقرر فرمایا جائے۔ چنانچہ اسٹیٹ کونسل نے جلسہ منعقدہ ۱۰/ مارچ ۱۹۳۱ء میں تحت دفعہ (۳) قانون مذکور عالیمرتبت صاحب ریونیو منسٹر بہادر کو ریاست کی کل کو آپریٹو سوسائٹیوں کا رجسٹرار مقرر کئے جانے سے اتفاق کرلیا ہے۔ لہذا تجویز مستدعی ہے کہ پیشگاہ ہمایوں سے حکم منظوری شرف نفاذ پائے۔ زیادہ حد ادب دولت و اقبال جاوید باد۔

عرضی — تجویزانہ دستخط عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر
معروضہ ۸/ اپریل ۱۹۳۱ء

حکم

واقع ۱۰؍ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء

بموجب رپورٹ قحط سالی فنڈ سے عطائے رقم تعدادی بارہ ہزار روپیہ مندرجہ آئٹم ۱۲۰۰۰ کی منظوری دیجاتی ہے کاغذات عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس واپس ہوں

دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

بعز عرض — برساند

جناب عالی

عالیمرتبت صاحب ریونیو منسٹر بہادر کی تجویز ہے کہ بسلسلہ فسادات نیز آتشزدگی بمقام تحصیل سوار بتاریخ ۲۳؍ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم نے پرورش غربا و رعایانوازی جس امداد کے متعلق ارشاد ہمایوں فرمایا تھا اسکے مصارف کی تفصیلی حالت حسب ذیل ہے۔

۱۔ مصارف خوراک نقصان رسیدگان بمدت تین یوم — [illegible]
۲۔ مصارف نصب ہینڈپمپ — [illegible]
(یہ رقم روزنامچہ ریلیف سے داخل ہوگی)

۳۔ رقم قرضہ تقاوی فنڈ بلا سود — ۳۰۰۰ — یہ رقم تقاوی فنڈ سے دی جائیگی

۴۔ بعد تحقیقات جلے ہوئے کھیتوں کے متعلق تخفیف لگان کی کارروائی حسب ضابطہ علیحدہ ہوگی۔

۵۔ رقم برائے تیاری ۱۰۰۰ ۲۵۰ مکانات سوختہ چھپران کاشتکاران نقصان رسیدہ بحساب للعہ ۴؍ فی چھپر

۶۔ ۹۲/- تاوان شبنم و بول بلاقیمت

[illegible]

عالیمرتبت صاحب ریونیو منسٹر بہادر نے اپنی تجویز میں یہ بھی تحریر کیا ہے کہ نقصانات کا جو اندازہ کیا گیا ہے وہ احتیاط کے ساتھ جانچ کرنے کے بعد ۲۰۰۰۰ کے قریب ہوتا ہے اگرچہ اس قسم کے حادثات میں کسی حکومت کے لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ کل نقصان کی ادائیگی کرے لیکن جو امداد تجویز کیگئی ہے وہ بمقابلہ پرورش غربا کہیں زائد ہے۔ نیز تجویز مذکور میں اس امر کا اظہار بھی کیا گیا ہے کہ اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم کا اپنی مصیبت زدہ دیہاتی رعایا کو ناگہانی مصیبت سے چھوڑانے کی غرض سے بنفس نفیس موقعہ پر تشریف لیجانے کی زحمت گوارا فرمانا افسران اور اہل دیہات کی انتہائی ہمت افزائی کا باعث ہوا جس کا کسی طرح شکریہ ادا نہیں ہو سکتا۔ اسی سلسلہ میں فوج۔ پولیس اور میونسپلٹی کی ہمدردانہ امداد کا بھی شکریہ ادا کیا ہے اور محکمہ مال میں صاحب ڈپٹی ریونیو منسٹر بہادر اور ناظم صاحب کی خدمات کی بھی تعریف کی ہے۔

چنانچہ اسٹیٹ کونسل نے جلسہ منعقدہ ۳۰؍ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء میں تجویز مذکورہ سے کلیۃً اتفاق کرتے ہوئے تجویز کیا ہے کہ عرضداشت باستدعائے صدور منظوری عطائے رقم تعدادی ۱۲۰۰۰ مندرجہ آئٹم پرورش از قحط سالی فنڈ حضور عالی میں پیش کیجائے۔ لہٰذا التجا و مستدعی ہے کہ پیشگاہ ہمایوں سے حکم منظوری شرف نفاذ پائے تو رعایا پروری ہے زیادہ حد ادب دولت واقبال جاوید باد۔

عرضی

از قیوداد دستخط عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر
مورخہ ۸؍ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء

سرشتہ صدر سے احکام حسب ضابطہ جاری ہوا ایک نقل درج گزٹ ہے۔
۹؍ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء — دستخط عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر

روبکار:- واقع ۱۰ر اپریل ۱۹۲۱ء

فرسٹ رامپور رضا انفنٹری جو خدمات جنگ پر ہندوستان سے باہر گئی ہے وہ بخیر و عافیت اپنے مقام پر پہونچ گئی ہم کو برابر اطلاعات خیریت موصول ہوتی رہتی ہیں اور مسلسل یہ اطلاعات آرہی ہیں کہ ہماری فوج ہمہ وجوہ نہایت خوشی اور آرام سے ہے۔ بغرض اطلاع عام اعلان کیا جاتا ہے کہ ان اطلاعات کے خلاف اگر کوئی خبر مشہور کیجاتے تو وہ قطعًا غلط اور ناقابل یقین سمجھی جائے۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ ایک نقل روبکار ہذا کی بغرض اشاعت اخبار ناظم صاحب سکریٹری بہادر کونسل کے پاس بھیجی جائے ایک نقل درج گزٹ ہو۔ آر ی ہیڈ کوارٹر سے آر ی آرڈر جاری ہو۔

مہر
بدستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم

حکم:- واقع ۱۶ر اپریل ۱۹۲۱ء

بموجب رپورٹ اپے کمار ولد اجیت پرشاد کو سکنڈ رامپور مرتضیٰ انفنٹری میں کیڈٹ مقرر کیا جانا منظور ہے۔ سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ آرمی آرڈر جاری کیا جائے۔

دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

بعرض عرض پیر سانڈ

جنابعالی

اپے کمار ولد اجیت پرشاد صاحب متعلم بی۔اے کلاس (فائنل) بریلی کالج ساکن محلہ گنج شہر مرادآباد نے رامپور اسٹیٹ فورسیز میں کیڈٹ ہونے کے لئے درخواست پیش کی ہے۔ میڈیکلی فٹ ہیں۔

لہذا تنخواہ بعد ادب مستدعی ہے کہ اپے کمار ولد اجیت پرشاد کو سکنڈ رامپور مرتضیٰ انفنٹری میں کیڈٹ مقرر کئے جانے کی منظوری بارگاہ ہمایوں سے شرف نفاذ پائے۔ زیادہ حد ادب۔

دولت اقبال جاوید باد۔

بزینۂ دستخط عالیجناب صاحب ملٹری سکریٹری بہادر
مورخہ ۱۶ر اپریل ۱۹۲۱ء

حکم :- واقع ۹ر اپریل ۱۹۲۱ء

بموجب رپورٹ اسکیم عطائے اختیارات سماعت مقدمات دیوانی بہ تحصیلداران منظور شدہ ۱۴ر مارچ ۱۹۲۱ء کا نفاذ یکم مئی ۱۹۲۱ء سے منظور ہے سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ ۹ر اپریل ۱۹۲۱ء

دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پُرنور دام اقبالہم و ملکہم

اعلیحضرت بندگان حضور پُرنور دام اقبالہم و ملکہم

بعز عرض میرساند

جناب عالی

بموجب اسکیم منظور شدہ اجلاس ہمایوں بحکم صادرہ ۱۴ر مارچ ۱۹۲۱ء تحصیلدار صاحبان کو بجز تحصیلدار صاحب حضور تحصیل مقدمات دیوانی کی سماعت کے اختیارات عطا ہوئے ہیں۔ عالیمرتبت صاحب چیف جسٹس بہادر کا معروضہ ہے کہ چونکہ سال ختم ہونے میں صرف ایک ماہ باقی ہے۔ اور عدالت اڈیشنل سول جج جہاں سے مقدمات منتقل ہوکر تحصیلات کو جائینگے۔ اُنہیں سے بعض ایسے مقدمات ہونگے جنمیں جملہ کارروائی ختم ہوچکی ہے۔ اور صرف آخری بحث سماعت کرنا یا تجویز صادر کرنا باقی ہے۔ نیز بعض دیگر انتظامی دشواریاں اسکی مقتضی ہیں کہ اسکیم مذکورہ بالا کے نفاذ کا اگر شروع سال یعنی یکم مئی ۱۹۲۱ء سے ہونے کا حکم صادر فرمایا جائے تو مناسب ہوگا۔

کاغذ ذریعہ عرضداشت حضور انور میں پیش ہے۔ تجویز مستدعی ہے کہ حسب استدعا عالیمرتبت صاحب چیف جسٹس بہادر [illegible] سے حکم منظوری شرف صدور پائے۔ زیادہ حد ادب دولت و اقبال جاوید باد۔

دستخط عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر
معروضہ ۹ر اپریل ۱۹۲۱ء

حکم :- واقع ۱۰ر اپریل ۱۹۲۱ء

بموجب رپورٹ مسٹر اندر پرشاد سیونی صاحب سکریٹری بہادر انہار کی مدت ڈیپوٹیشن میں ایکسال کی توسیع بشرائط موجودہ منظور ہے۔ سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔

دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پُرنور دام اقبالہم و ملکہم

اعلیحضرت بندگان حضور پُرنور دام اقبالہم و ملکہم

بعز عرض میرساند

جناب عالی

مسٹر اندر پرشاد سیونی صاحب سکریٹری بہادر انہار کی موجودہ مدت ڈیپوٹیشن ۱۴ر مئی ۱۹۲۱ء کو ختم ہو جائیگی۔ ختم مدت ڈیپوٹیشن سے ایک سال کی توسیع کے لئے یو۔ پی گورنمنٹ نے اتفاق کرلیا ہے۔ لہذا تجویز مستدعی ہے کہ مسٹر سیونی کی مدت ملازمت میں بشرائط موجودہ ایک سال کی توسیع ۱۴ر مئی ۱۹۲۲ء تک پیشگاہ ہمایوں سے منظور فرمائی جائے۔ زیادہ حد ادب دولت و اقبال جاوید باد۔

دستخط عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر
معروضہ ۹ر اپریل ۱۹۲۱ء

تجاویز اجلاس ہمایون اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

تجویز:- واقع ۸ر اپریل سنہ ۱۹۳۱ء

مبارک علی خاں مدعا علیہ سائل مع مولوی اکرام عالم

و مولوی آل حسن ایڈوکیٹان۔

بنام

مسماۃ سلطان جہاں بیگم مدعیہ فریق ثانیہ مع مولوی ناصر الدین ایڈوکیٹ

درخواست نگرانی بناراضی تجویز عدالت بنچ ہائی کورٹ دعوے تقسیم [illegible]

واقعات مقدمہ مختصراً یہ ہیں کہ مسماۃ سلطان جہاں بیگم مدعیہ نے ایک نالش عدالت سول جج میں اس بیان سے دائر کی ہے کہ ہدایت علی خاں آنجہانی تعدادی مکانات کے مالک تھے اُن کے انتقال کے بعد ان کے ورثاء مالک وقابض مکانات مذکورہ کے ہوئے۔ منجملہ دیگر ورثاء کے شجاعت علی خاں پسر ہدایت علی خاں (شوہر مدعیہ) بھی وارث تھا۔ ۲۷ر مارچ سنہ ۱۹۲۲ء کو شجاعت علیخاں کا انتقال ہوگیا۔ جس کے انتقال پر منجملہ دیگر ورثاء شرعی کے مدعیہ بھی وارث شرعی ہوئی۔ اور مکانات زیر دعوے میں منجملہ ۲۱۶۰ سہام کے ۳۱۲ سہام کی حقدار ہے۔ حصہ مدعیہ تقسیم کراکر دخل مدعیہ دلایا جائے۔

دیگر مدعا علیہم غیر مجیب رہے۔ مبارک علی خاں مدعا علیہ مجیب نے یہ جواب دہی کی کہ مدعیہ نے اپنے شوہر شجاعت علیخاں کے ترکہ سے ایک نالش بہ عوض ۔۔۔ کی تھی۔ اس میں ان مکانات متنازعہ کا تذکرہ نہیں کیا تھا۔ اس لئے مسئلہ جزو متروک عارض ہے۔ علاوہ بریں شجاعت علی خاں نے اپنی زندگی میں مدعیہ کو جائداد صحرائی اس کے دین مہر میں دے دی تھی اور زیور وسامان خانہ داری مالیتی [illegible] (چالیس ہزار تین سو تینتیس روپیہ) کا مدعیہ کے قبضہ میں رہا۔ اور جو حصہ مکانات سکونتی میں مدعیہ کا تھا وہ شجاعت علی خاں نے مدعا علیہ مجیب کو ہبہ کردیا تھا چنانچہ مدعا علیہ مجیب اس وقت تک مکانات پر قابض ہے مدعیہ کا اس میں کچھ حصہ نہیں رہا۔ مدعا علیہ مجیب نے دو ہزار پانچسو روپیہ مکانات کی مرمت میں صرف کئے ہیں اور شجاعت علیخاں کا قرضہ بذمہ مدعا علیہ مجیب نے اپنے پاس سے ادا کیا۔ بلا ادائے قرضہ مدعیہ دعوی کرنیکی مجاز نہیں ہے۔

عدالت ابتدائی نے بعد وضع تنقیحات دعوی مدعیہ نسبت تقسیم مکانات ڈگری کیا۔ مبارک علی خاں مدعا علیہ نے اپیل اول دائر کیا۔ عدالت اپیل اول سے اپیل نامنظور ہوا۔ پھر اپیل دوم دائر ہوا مگر رائے عدالت ابتدائی و عدالت اپیل اول بحال رہی۔ عدالت اپیل دوم کی ناراضی سے مبارک علیخاں مدعا علیہ سائل نے اجلاس ہمایوں میں دادرسی پیش کی ہے۔ بحث وکلائے فریقین سماعت ہوئی۔ اس مقدمہ میں لائق ایڈوکیٹ سائل نے صرف ایک امر قانونی کے متعلق بحث کی ہے جسکو ہم اپنی تجویز میں طے کریں گے وہ یہ ہے کہ مدعیہ نے ایک دعوے اس سے قبل زرنقد کے متعلق دائر کیا تھا۔ اس دعوے میں مبارک علی خاں و دیگر ورثائے شجاعت علی خاں کو بشمول اشتیاقی بیگم فریق بنایا تھا۔ اس دعوے کی نوعیت یہ تھی کہ مبلغ [illegible] (دو ہزار دو سو چھیاسٹھ روپیہ چار آنہ) بابت

زر ضمانت مستاجری محکمہ مال میں جمع تھے اور یہ رقم مبارک علی خاں اور شجاعت علی خاں نے نصف نصف اپنی مستاجری کی ضمانت میں داخل کی تھی۔ بعد وفات شجاعت علی خاں مدعیہ بقدر الیٰ حالہ ۳/۱/۲ .... (ایک ہزار پانسو ... روپیہ چار آنہ چھ پائی) بطور ترکہ شوہری محکمہ مال سے طلب کرتی تھی۔ اور مبارک علی خاں کل رقم کو محکمہ مال سے طلب کرتے تھے۔ محکمہ مال نے مبارک علیخاں کو کل رقم اس معاہدہ پر دی کہ مبارک علی خاں ایک ضمانت نامہ کفالتی اس مضمون کا تحریر و تکمیل کر دیں کہ اگر مدعیہ اپنے حصہ رقم کی نسبت عدالت دیوانی سے ڈگری حاصل کرے تو وہ بہ نفاذ کفالت نامہ ہذا دکھوا کر رقم مطلوبہ حاصل کر سکے چنانچہ مبارک علی خاں اور اشتیاقی بیگم نے ایک ضمانت نامہ کفالتی تحریر و تکمیل کر دیا۔ مدعیہ نے عدالت دیوانی میں مبارک علی خاں اور اشتیاقی بیگم کے خلاف اپنے حصہ رقم کی نسبت بہ نفاذ کفالت دعوے دائر کیا۔ مبارک علی خاں سائل اس عذر کو مانع دعوے ہذا اس بنا پر ظاہر کرتا ہے کہ پہلے دعوے میں بھی مدعیہ نے شجاعت علی خاں کے ترکہ میں سے زر نقد طلب کیا تھا۔ اور دعوے موجودہ میں کفالت متدعویہ میں اپنا حصہ بہ حیثیت وارث شوہر طلب کرتی ہے۔ دونوں دعاوی کی نوعیت ایک ہی ہے۔ اس لئے آرڈر ۲ رول ۲ ضابطہ دیوانی مقدمہ ہذا میں عارض ہے۔

آرڈر ۲ رول ۲ کا منشا یہ ہے کہ دونوں دعاوی میں ایک ہی فریقین ہوں۔ اور ایک ہی بنائے دعوے ہو۔ اب ہم کو اس مقدمہ میں یہ دیکھنا ہے کہ مقدمہ ماقبل اور مقدمہ موجودہ کے فریقین اور انکے بنا ہائے دعاوی ایک ہی ہیں یا جدا جدا۔ فریقین کے متعلق یہ صورت ہے کہ مبارک علی خاں پہلے مقدمہ ماقبل میں اصل فریق تھے۔ اور دیگر مدعا علیہم محض ترتیبی فریق تھے۔ علاوہ اس کے ساتھ اشتیاقی بیگم پہلے مقدمہ میں فریق تھی۔ جو اب اس مقدمہ میں نہیں ہے۔ بنا ہائے دعاوی کی نسبت یہ صورت ہے کہ مقدمہ ماقبل میں مبارک علی خاں مدعا علیہ کے کل رقم وصول کرنے سے بنائے دعوے پیدا ہوئی تھی۔ اس مقدمہ میں جملہ ورثاء ہدایت علی خاں کے مقابلہ میں کوئی بنائے دعوے پیدا نہیں ہوتی۔ ان میں سے اکثر مدعا علیہم کا شجاعت علی خاں کے ترکہ میں کوئی حق نہ تھا۔ حتیٰ کہ مبارک علی خاں بھی شجاعت علی خاں کے وارث نہ تھے۔ علاوہ بریں مقدمہ ماقبل کی بنائے دعوے بمقابلہ اشتیاقی بیگم اس کے اس معاہدہ سے پیدا ہوئی جو کہ اس نے محکمہ مال میں بہ تحریر دستاویز کفالتی کیا تھا۔ اور مقدمہ ہذا کی بنائے دعوے بمقابلہ جملہ ورثاء ہدایت علی خاں اسوقت پیدا ہوئی جب کہ انہوں نے شجاعت علی خاں کے حصہ میں سے مدعیہ کے حصہ کو تقسیم نہیں کیا۔ ایسی صورت میں یہ بدیہی امر ہے کہ ہر دو مقدمات کی بنا ہائے دعوے مختلف ہیں۔

آرڈر ۲ رول ۲ ضابطہ دیوانی کے احکام ضابطہ سے متعلق ہیں نہ کہ کسی فریق کے اصل حقوق سے یہ احکام اس مصلحت سے منضبط کئے گئے ہیں کہ ایک ہی بنائے دعوے کی نسبت چند دعاوی عدالت میں نہ دائر کئے جائیں۔ برٹش انڈیا کی ہائی کورٹوں کے نظائر دیکھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بنائے دعوے میں خفیف قسم کا بھی فرق پیدا ہو گیا ہے تو انہوں نے آرڈر ۲ رول ۲ کو مانع دعوی قرار نہیں دیا۔ سنہ ۱۹۲۹ء اودھ صفحہ ۱۱ کی نظیر کے یہ واقعات ہیں۔

ممبران خاندان ایک خاندانی جائداد پر مشترکہ قابض تھے۔ ایک ممبر خاندان نے کچھ جائداد پر علیحدہ قبضہ کر لیا تھا۔ دوسرے ممبر نے اس حصہ جائداد کی تقسیم کی نالش کی اور بعد بقیہ جائداد اپنے حصہ کی تقسیم کی نالش کی تو تجویز ہوا کہ آرڈر ۲ رول ۲ غیر متعلق ہے کیونکہ پہلے مقدمہ میں بنائے دعوے ایک مخصوص جائداد کے متعلق پیدا ہوئی تھی۔ اور بقیہ جائداد پر تمام ممبران خاندان مشترکہ قابض تھے۔ یہ نظیر مقدمہ ہذا پر اس طرح چسپاں ہوتی ہے کہ مقدمہ اول میں مدعیہ نے جو زر نقد کا دعوی دائر کیا تھا اسکو مبارک علی خاں نے کلیۃً حاصل کر لیا تھا دیگر مدعا علیہم نے کوئی رقم وصول نہیں کی تھی بلکہ وہ متروکہ ہدایت علی خاں پر مشترکہ قابض تھے۔ اس لحاظ سے پہلے دعوے میں کوئی بنائے دعوی دیگر مدعا علیہم کے خلاف پیدا نہیں ہوئی تھی۔ دوسری نظیر ۳۰ بمبئی صفحہ ۵۹۷ ہے۔ اس نظیر کے یہ واقعات تھے کہ چند ممبران خاندان مشترکہ نے دیگر ممبران خاندان کے خلاف جائداد مشترکہ کی تقسیم کی نالش دائر کی۔ اسکے بعد انہیں مدعیان نے دوسری جائداد مشترکہ خاندان کی تقسیم کی نالش بخلاف ممبران خاندان و شخص اجنبی دائر کی تو تجویز ہوا کہ نالش سابقہ مانع نالش مابعد نہیں ہے۔ اس مقدمہ میں صورت حال یہ ہے کہ سابقہ نالش میں ایک شخص اجنبی یعنی مسماۃ اشتیاق بیگم فریق تھی اور مقدمہ ہذا میں وہ فریق نہیں ہے۔ تیسری نظیر سنہ ۱۹۳۰ء الہ آباد صفحہ ۷۴۳ پر ہے اسمیں یہ طے کیا گیا ہے کہ جبکہ کچھ جائداد باپ سے پہنچی ہو اور کچھ جائداد نانا سے پہنچی اور دونوں جائدادوں کی تقسیم کی نالش جدا جدا کی گئی ہو تو آرڈر ۲ رول ۲ متعلق نہیں ہوتا۔ مقدمہ ہذا میں یہ صورت ہے کہ زر نقد متروکہ شجاعت علی خاں تھا اور جائداد تقسیم طلب متروکہ ہدایت علی خاں۔ اس قسم کی دیگر نظائر بھی ہیں جنمیں بنائے دعوی کے خفیف طور پر مختلف ہو جانے کو آرڈر ۲ رول ۲ کو مانع دعوی نہیں مانا ہے۔

ایڈوکیٹ سائل نے عدالت اپیل دوم کے ایک حصہ تجویز کی جانب ہماری توجہ مبذول کرائی جو یہ ہے "پس خلاصہ یہ ہے کہ اگر موجودہ دعوی یا سابقہ دعوی میں مدعیہ کے وارث و مستحق ترکہ شوہر کی ہونیکی بابت کوئی تنقیح مشترک ہوتی یا ہے تو بنوع دیگر (مثلاً بطریق عارضہ دفعہ ۱۱ ضابطہ دیوانی) کوئی بحث اٹھ سکتی ہے تو درست ہوگی"۔ اس حصہ تجویز سے ایڈوکیٹ سائل کو یہ موقع ملا کہ انہوں نے ہمارے اجلاس میں یہ بحث کی کہ "اگرچہ مقدمہ میں اس سے قبل دفعہ ۱۱ کی بحث نہیں اٹھائی گئی ہے لیکن عدالت اپیل دوم کی مذکورہ تجویز سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس مقدمہ میں دفعہ ۱۱ ضابطہ دیوانی کو عارض مانتی ہے اس وجہ سے مقدمہ واپس فرمایا جائے تاکہ دفعہ ۱۱ ضابطہ دیوانی کی تجویز عدالت ہائے ماتحت سے ہو سکے"۔ ہم نے اس مسئلہ پر غور کیا۔ باوجودیکہ دفعہ ۱۱ کے متعلق فریقین کی پلیڈنگز خاموش ہیں۔ یہ امر تعجب خیز ہے کہ عدالت اپیل دوم نے ایک مسئلہ قانونی کو بغیر کسی فریق کی تحریک کے خود بخود مبہم الفاظ میں شامل تجویز کر دیا جس پر ایڈوکیٹ سائل کو بحث کا موقع ملا۔ اگر عدالت اپیل دوم کو دفعہ ۱۱ ضابطہ دیوانی کے عارض ہونیکا خیال پیدا ہوا تھا تو اسکی تنقیح قائم کر کے قطعی تجویز صادر کرنا چاہیے تھی محض مبہم الفاظ میں اسکا تذکرہ کرنا صحیح نہ تھا۔ ہمارے نزدیک فریقین کی پلیڈنگز اور روداد مسل سے دفعہ ۱۱ ضابطہ دیوانی کے عارض ہونے کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا لہذا مقدمہ کو واپس کرنا غیر ضروری ہے۔

دیگر امور تصفیہ طلب مقدمہ ہذا یہ ہیں کہ ہبہ بجانب شجاعت علیخاں بحق اپیلانٹ کی عمل میں آیا۔ اور قرضہ متنازعہ بجانب سائل قابل مجرائی دستاویز ہے یا نہیں محض واقعاتی ہیں جن پر عدالت ہائے ماتحت کی متفقہ تجویز ہے انمیں ہم کوئی مداخلت کرنا مناسب خیال نہیں کرتے۔

بوجوہات مندرجہ بالا ہمکو عدالت ہائے ماتحت کی تجاویز سے اتفاق ہے اور انمیں مداخلت کی گنجائش نہیں ہے۔ لہذا **حکم ہوا کہ** اپیل ہذا نامنظور ہو۔ تجویز عدالت اپیل دوم بحال رہے۔ خرچہ اجلاس ہذا و عدالت ہائے ماتحت غالب بذمہ مسئول علیہ ہو۔

بحکم
دستخط اعلیٰ حضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم

تجویز:- واقع ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء

رام لال وغیرہ سائلان معہ مولوی سید آل حسن ایڈوکیٹ

بنام

پرشوتم وغیرہ فریق ثانیان معہ بابو سیتا رام ایڈوکیٹ

دادرسی بنارا سی تجویز عدالت بنچ ہائیکورٹ دعویٰ دخل بہ تعیین دو ہزار روپیہ دادرسی ہذا جن واقعات کی بنا پر ظہور پذیر ہوئی ہے وہ مختصراً یہ ہیں کہ ہوری لال و ہر دیال مدعیان نے اس بیان سے عدالت سول جج میں دعوے دائر کیا کہ مدعیان و مدعا علیہا ۱ و ۲ مسماۃ گومتی والدہ بہندن لال کے انتقال کے بعد وارثان جدی ہیں اور مدعا علیہم ۳ تا ۶ کا کوئی حق متروکہ بہندن لال میں نہیں ہے - اصل وارثان مدعیان و مدعا علیہا ۱ و ۲ ہیں - مدعا علیہم ۳ تا ۶ کا نام بھی عدالت مال نے بحصہ برابر جائداد متروکہ بہندن لال پر داخل خارج کر دیا ہے - اسوجہ سے مدعیان کا نام اسقدر جزو جائداد پر درج نہیں ہے جس قدر پر ہونا چاہیے -

مدعا علیہا ۱ و ۲ نے مدعیان کے دعوے کی تائید کی اور مدعا علیہا ۳ غیر مجیب رہی بقیہ مدعا علیہم نے یہ جوابدہی کی کہ بعد وفات مسماۃ گومتی مدعا علیہم مجیب و دیگر شرکا نے درخواست ہائے داخل خارج پیش کی تھیں اور داخل خارج کے سلسلہ میں عرصہ تک باہم فریقین مقدمہ بازی رہی آخر کار فریقین میں پنچایت ہو کر یہ خاندانی سمجھوتہ ہوا کہ جملہ اشخاص کا داخل خارج بحصہ مساوی ہو جائے - چنانچہ ہر فریق کا داخل خارج بحصہ مساوی ہو گیا - اور ہر فریق اپنے حصہ پر قابض ہو گیا - اس لحاظ سے مدعیان کے مقابلہ میں دفعہ ۱۱۵ قانون شہادت عارض ہے -

عدالت ابتدائی نے مدعیان کے حق میں یہ تجویز کیا کہ بہندن لال کے وارث صرف مدعیان و مدعا علیہا ۱ و ۲ ہی ہیں لیکن مدعا علیہم مجیب کے حق میں یہ تجویز کرتے ہوئے کہ باہم فریقین تصفیہ خاندانی (فیملی سٹلمنٹ) ہو گیا تھا اور اسکی بنا پر مدعیان اس کے پابند ہیں اور دفعہ ۱۱۵ قانون شہادت ان کے مقابلہ میں عارض ہے دعوے مدعیان خارج کیا - اس تجویز کی ناراضی سے مدعیان نے ہائیکورٹ میں اپیل دائر کیا - عدالت اپیل اول نے اس امر کی نسبت عدالت ابتدائی کی رائے سے اتفاق کیا کہ مدعیان و مدعا علیہا ۱ و ۲ ہی وارثان جدی ہیں لیکن تصفیہ خاندانی اور دفعہ ۱۱۵ قانون شہادت کو عارض نہ مانتے ہوئے دعوے مدعیان ڈگری کیا - عدالت اپیل اول کی تجویز کی ناراضی سے مدعا علیہم نے اپیل دوم پیش کیا عدالت اپیل دوم سے رائے عدالت اپیل اول بحال رہی اور اپیل نامنظور ہوا جسکی ناراضی سے اب مدعا علیہم سائلان نے ہمارے اجلاس میں درخواست دادرسی پیش کی ہے بحث وکلاء فریقین سماعت ہوئی - اس مقدمہ میں جملہ عدالت ہائے ماتحت کی متفقہ تجویز یہ ہے کہ مدعا علیہم ۳ تا ۶ بعد وفات مسماۃ گومتی بہندن لال کے وارثان جدی نہیں ہیں - اور اسکے خلاف ان مدعا علیہم نے بھی اپنی پلیڈنگس میں کوئی اظہار نہیں کیا - ان مدعا علیہم کو بعد وفات مسماۃ گومتی قانوناً کوئی حق نہیں پہنچتا - اب امر تصفیہ طلب یہ ہے کہ بعد وفات مسماۃ گومتی مابین فریقین کوئی سمجھوتہ خاندانی ہوا یا نہیں - جس کی بنا پر مدعا علیہم مجیب کے نام بحصہ مساوی داخل خارج ہو گیا -

عدالت اپیل اول و عدالت اپیل دوم کی متفقہ تجویز یہ ہے کہ مابین فریقین کوئی سمجھوتہ خاندانی (فیملی سٹلمنٹ) نہیں ہوا

بلکہ واقعہ یہ ہے کہ بعد وفات مسماۃ گومتی مدعیان و مدعاعلیہم ۱ تا ۳ نے درخواست ہائے داخل خارج صیغہ مال میں پیش کیں۔ مدعاعلیہ ۳ نے اپنی درخواست میں مدعاعلیہم ۱ و ۲ اور بیٹی ام حبیب کے ورثاء مدعاعلیہم ۳ تا ۶ ظاہر کئے ہیں۔ اپنے بھتیجوں کے نام درخواست داخل خارج میں کہد سے عدالت مال میں ان کل مدعاعلیہم کے نام داخل خارج ہوگئے۔ عدالت مال کی اس تجویز کی ناراضی سے پرویال مدعی نے عدالت مال میں اپیل بھی دائر کیا جو نامنظور ہوا۔ اور اس اپیل میں یہ ہدایت کی گئی کہ وہ عدالت مجاز سے اپنے حصہ کا تعین کرالیں عدالت مال کو کوئی اختیار تعین حصص کا نہیں ہے۔ اس تجویز کی تاریخ ۲۷ مئی سنہ ۱۹۲۹ء ہے۔ چنانچہ کل فریقین کے نام حصص مساوی داخل خارج ہوگیا اور فریقین اپنے اپنے حصہ پر قابض ہوگئے۔ مدعاعلیہم مجیب کا یہ بھی کہنا ہے کہ مدعیان نے اپنا کل حصہ مندرجہ کھتونی کو فروخت کر دیا ہے اور مدعیان کے اس فعل سے وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ابین فریقین خاندانی سمجھوتہ ہوا اور اسکی بناء پر مدعیان اپنے حصص پر ایک عرصہ تک قابض رہے اور بالآخر انہوں نے اپنے حصوں کو فروخت کر ڈالا اور اب ان کا کوئی حق حقیت مندرجہ میں نہیں ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ آیا حقیقت میں خاندانی سمجھوتہ ہوا یا نہیں۔ عدالت اپیل اول و عدالت اپیل دوئم کی متفقہ تجویز یہ ہے کہ کوئی خاندانی سمجھوتہ نہیں ہوا اور جو وجوہ انہوں نے اس کے ہونے کے قلمبند کئے ہیں وہ مسل سے ثابت ہیں۔ اس لئے کہ کوئی تحریری ثبوت خاندانی سمجھوتہ (فیملی سٹلمنٹ) کا نہیں ہے۔ لسانی شہادت جو اس بارہ میں پیش کی گئی ہے وہ مختلف اور متضاد ہے

ایسی صورت میں خاندانی سمجھوتہ کو ثابت ماننا کسی طرح قرین انصاف نہیں ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ مدعاعلیہم مجیب صرف اس واقعہ سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں کہ اُن کے نام بھی مساوی طور پر داخل خارج ہوگئے۔ اور وہ اس وقت سے حقیت پر قابض ہیں۔ اور مدعیان نے بھی ایک عرصہ تک اس حقیت پر جس پر ان کا داخل خارج ہوا تھا۔ قابض رہ کر اسکو فروخت کر دیا لیکن ہماری رائے میں تنہا اس امر سے خاندانی سمجھوتہ کا استنباط نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے کہ محض داخل خارج سے کوئی قطعی حق کسی فریق کو پیدا نہیں ہوتا۔ مدعاعلیہم مجیب کے نام بغیر کسی حق کے داخل خارج ہو جانے سے انکو کوئی حق پیدا نہیں ہوتا بلکہ مدعیان کو اس سے اُن کے مقابلے میں ایک بناء مخاصمت پیدا ہوتی ہے۔ اگر مدعیان اندرون میعاد داخل خارج کی کارروائی کے خلاف عدالت دیوانی سے کوئی چارہ جوئی کرلیں تو داخل خارج کے اندراج کی تصحیح ہو سکتی ہے۔ چنانچہ عدالت مال کے اپیل منفصلہ ۲۷ مئی سنہ ۱۹۲۹ء سے بھی ظاہر و ثابت ہوتا ہے کہ مدعیان کو یہ ہدایت کی گئی تھی کہ وہ عدالت مجاز میں چارہ جوئی کرلیں اب جب کہ انہوں نے اندرون میعاد عدالت دیوانی میں چارہ جوئی کرلی تو عدالت دیوانی کو عدالت مال کے داخل خارج کے خلاف تصحیح کرنے کا حق حاصل ہے اور اسی بناء پر عدالت اپیل اول و عدالت اپیل دوئم نے مدعیان کے دعوے کو ڈگری کیا ہے۔

فیملی سٹلمنٹ کی نسبت نظائر ہمارے پیش نظر ہیں اور ہم کو ان نظائر کے اصول سے اتفاق ہے۔ لیکن

ان نظائر کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خاندانی
سمجھوتہ (فیملی سٹیلمنٹ) ثابت مانا گیا تھا خواہ وہ دستاویز کی
شکل میں تھا یا دیگر طریقے سے یا عدالت میں فریقین کی
رضامندی سے درخواست پیش کی گئی تھی کہ اسکے مطابق
تصفیہ داخل خارج کر دیا جائے۔ لیکن مقدمہ ہذا میں کوئی
ایسی صورت نہیں ہے - عدالت اپیل اول نے تصفیہ
خاندانی (فیملی سٹیلمنٹ) کو قانونی پہلو سے بھی جانچا ہے
اور اس کے متعلق قانونی اصول قلمبند کئے ہیں ہماری
رائے ہے جب کہ خاندانی سمجھوتہ (فیملی سٹیلمنٹ)
کا ہونا ہی ثابت نہ ہو تو پھر اسکو قانونی پہلو سے جانچنے کی
ضرورت ہی نہیں ہر مقدمہ کے واقعات اور نوعیت جداگانہ
ہوتی ہے - ہر مقدمہ کو ایک ہی اصول سے جانچنا
صحیح نہیں ہے - دفعہ ۱۱۵ قانون شہادت
پر اس وقت بحث کرنا صحیح ہوگا جب کہ خاندانی
سمجھوتہ کا ہونا ثابت ہو - اور جب یہ ثابت ہی نہیں تو
دفعہ ۱۱۵ پر بھی بحث کرنا باعث تضیع اوقات ہے -

بوجوہات مندرجہ بالا درخواست دادرسی ہذا
قابل نامنظوری ہے

حکم ہوا کہ

دادرسی ہذا نامنظور ہو - اور تجاویز عدالت اپیل
اول و اپیل دوئم بحال رہیں - خرچہ اجلاس ہذا وعدالتہائے
ماتحت طالب بذمہ مطلوب عائد ہو -

(دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم)

آرڈران کونسل رامپور اسٹیٹ

آرڈران کونسل رامپور اسٹیٹ:- واقع ۳۰ مارچ ۱۹۲۱ء

اسٹیٹ کونسل کے جلسہ منعقدہ ۱۱ مارچ ۱۹۲۱ء میں عالیمرتبت صاحب ہوم منسٹر بہادر انچارج میونسپلٹی کی تجویز بابت منظوری ترمیم دفعات ۱۰۶ و ۱۲۹ میونسپل اکاؤنٹ کوڈ بموجب ریزولیوشن ۵ پاس کردہ میونسپل بورڈ بحالت عدم وصول عذرداری بعد مشتہری حسب تفصیل ذیل پیش ہوئی۔

۱۔ دفعہ ۱۰۶ کے بعد حسب ذیل دفعہ ۱۰۷ (الف) کا اضافہ کیا جائے۔

دفعہ ۱۰۷: (الف) ہر موٹر لاری و موٹر کار اور ہر دیگر سواری کے ڈرائیور پر جو کرایہ پر چلائی جاتی ہو اور ہر پرائیویٹ موٹر کار اور دوسری گاڑی کے ڈرائیور پر جو ایسا سامان لے جا رہا ہو جس پر محصول چنگی قانوناً عائد ہوتا ہو لازم ہوگا کہ وہ اپنی گاڑی کو اتنے عرصہ کے لئے چوکی چنگی پر روکے کہ جس میں بآسانی مال کی جانچ ہو کر محصول چنگی وصول کیا جاسکے۔ اور اس پر یہ بھی لازم ہوگا کہ راستہ میں بھی ملازمان مجاز محکمہ چنگی کے حکم پر گاڑی کو روک لے تاکہ اس امر کی جانچ ہوسکے کہ محصول چنگی صحیح وصول کیا گیا ہے۔ یا کوئی مال جس پر محصول واجب ہے بلا ادائے محصول اخفا کرکے تو نہیں لیجایا جارہا ہے۔

۲۔ ضمیمہ متعلق سزا میں (جو صفحہ ۱۱۲ اکاؤنٹ کوڈ میں دیا ہوا ہے) بعد دفعہ ۱۰۷ دفعہ ۱۰۷ (الف) و بعد دفعہ ۱۲۹ دفعہ ۱۲۹ بمضمون ذیل اضافہ کی جائیں۔

(۱) دفعہ ۱۰۷ (الف) خلاف ورزی دفعہ ۱۰۷ (الف) چوکی چنگی پر گاڑی نہ روکنا یا اہلکاران چنگی کے حکم پر کسی دوسری جگہ جانچ کیلئے گاڑی روکنے سے گریز کرنا۔

(۲) دفعہ ۱۲۹ خلاف ورزی دفعہ ۱۲۹ اکاؤنٹ کوڈ ریلوے رسید مع بلٹی یا خود بلٹی کا دفتر چنگی میں برائے ملاحظہ پیش نہ کرنا اس سے پہلے کہ مال ریلوے سے چھڑایا جائے یا ہٹایا جائے۔

حسب تجویز ترمیمات مصرحہ بالا کی منظوری دیجاتی ہے

حکم ہوا کہ

حکم ہذا مع کاغذات متعلقہ برائے کارروائی ضابطہ بخدمت عالیمرتبت صاحب ہوم منسٹر بہادر مرسلہو۔

دستخط عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر

دستخط صاحب سکریٹری بہادر اسٹیٹ کونسل

بسپرنٹنڈنٹ صاحب مطبع کے پاس برائے اشاعت گزٹ مرسلہ۔ ۸ اپریل ۱۹۲۱ء

دستخط عالیمرتبت صاحب ہوم منسٹر بہادر